

# جنت کی حکایات

**PDFBOOKSFREE.PK**

ایضات مدینہ المنورہ، دارالافتاء اسلامیہ پاکستان، پاکستان  
 4921389-90-91  
 2201479 2314045-2203311  
 Email: maktaba@dawateislami.net  
 www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## جَنّات کی حکایات

شیطان لاکھ سُستی دلائے آپ یہ رسالہ آخر تک مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ  
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی غیبی مخلوق جَنّات کرے بارے میں آپ کو کافی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

### سفید سانپ

دوِرفاروقی میں ایک قافلہ حج کیلئے روانہ ہوا، راستے میں ایک خوبصورت سفید سانپ پر نظر پڑی جو تڑپ رہا تھا اس میں سے  
مُشک و عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے دم توڑ دیا۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ اُس کے خوشبودار  
بدن کے سبب مجھے اُس کے بارے میں نیک گمان قائم ہوا اور میں نے ایک کپڑے میں لپیٹ کر اُسے دفن کر دیا۔ پھر قافلہ آگے  
بڑھا اور نمازِ مغرب کیلئے ایک جگہ رُک گیا اتنے میں چار عورتیں ہمارے پاس آئیں۔ اُن میں سے ایک بولی، آپ حضرت میں سے  
”عمر“ کو کس نے دفن کیا ہے؟ ہم نے کہا، عمر کون؟ وہ بولی، اُسی سفید سانپ کا نام ”عمر“ ہے جسے تم میں سے کسی نے دفن کیا  
ہے، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے کہا، وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! اُسے میں نے دفن کیا ہے، تو وہ مجھ سے کہنے لگی، ”تم نے ایک  
تہجد گزار اور بہت زیادہ روزے رکھنے والے مومن جن کو دفن کیا ہے اس نے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف  
ان کی تشریف آوری کے چار سو سال قبل آسمانوں پر سنی تھی اور یہ اسی وقت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا۔“ میں نے یہ بات  
سن کر اللہ عزَّوجلَّ کا شکر ادا کیا اور قافلہ چل پڑا، حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم  
رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سفید سانپ والا واقعہ سُنایا، یہ سُن کر سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ حضرات  
نے سچ کہا، واقعی میں نے بھی سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس جن کے بارے میں سُنا تھا۔ (حیوة الحیوان)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جنّات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں، یہ انسان کی طرح عاقل اور ارواح و اجسام والے ہیں ان میں تو اللہ و تناسل (یعنی اولاد پیدا ہونا اور نسل چلنا) ہوتا ہے، کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں۔ ”بہارِ شریعت“ میں ہے، ”جنّات کے وجود کا انکار یا بدی کی قوّت کا نام جن یا شیطن رکھنا کفر ہے۔“ جو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود جنّات کے وجود کا انکار کر دیتے ہیں ان کی خدمت میں رخص ہے کہ قرآن پاک میں تقریباً چھبیس مقامات پر جنّات کا تذکرہ ہے اور ایک پوری سورت کا نام ہی ”سورة الجنّ“ ہے۔ سورة رَحْمٰن میں ارشاد ہوتا ہے:-

**خلق الجنّان من مارج من نار** (الرحمن آیت ۱۵)

**ترجمہ کنزالایمان:** اور جن کو پیدا فرمایا، آگ کے لُؤ کے سے (یعنی خالص بے دھوئیں کے شعلہ سے)۔

## جنّات کے سنسنی خیز حالات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے تقریباً ایک لاکھ ۴۴ ہزار پہلے جنّات کو پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ عزّوجلّ نے سب سے پہلے ”جنّ“ کا نام ”مارج“ رکھا اور اُس کیلئے ایک بیوی ”مرجہ“ نامی پیدا فرمائی، اس جوڑے سے جنّات کی نسل بڑھی اور اُن کے بہت سے قبیلے پیدا ہو گئے ابلیس (ابلیس کا نام پہلے عزّازیل تھا اور یہ جنّ ہے فرشتہ نہیں) نے بھی ایک جنّی سے شادی کر لی اس کی بھی بہت نسل چلی۔ الغرض جنّات کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ ابلیس اور اُس کی اولاد کو آسمان اوّل پر رہنے کی اجازت دے دی گئی۔ ہوا میں بھی جنّات کو رہنے کی رخصت ملی۔ اللہ عزّوجلّ کے حکم سے جنّات اللہ عزّوجلّ کی اطاعت کرتے رہے پھر سرکشی پر اتر آئے اور زمین پر آپس میں خونریزی شروع کر دی۔ جنّات کی شرانگیزی اس قدر بڑھی کہ خود زمین ان سے پناہ مانگنے لگی۔ کئی بار جنّات پر قہر نازل ہوا اور حکم الہی عزّوجلّ فرشتوں نے اُن کو قتل کیا، کچھ ادھر ادھر زندہ بچے رہتے اور سدھر بھی جاتے پھر آبادی بڑھتی اور سرکشی میں اضافہ ہوتا۔ ایک بار حکم الہی عزّوجلّ ابلیس بھی پہلے آسمان سے لشکر کا امیر بن کر آیا اور سرکش جنّات کا قتل عام ہوا۔ زمین پر ابلیس اور اس کی فوج آباد ہو گئی۔ ابلیس نے زمین پر اللہ عزّوجلّ کی بہت زیادہ عبادت کی۔ اُس کی کثرتِ عبادت کے سبب اُس کو ساتوں آسمانوں اور جنت میں بھی جانے کی اجازت مل گئی۔ فرشتے بھی اس کی عبادت سے بہت متاثر تھے، فرشتوں کی درخواست پر اُسے فرشتوں کی صف میں شامل کر لیا گیا۔ یہ زبردست عالم تھا حتیٰ کہ مُعَلِّمُ الْمَلٰٓئِکُوٓتِ (یعنی فرشتوں کا اُستاد) بن گیا اتنی نوازشوں اور نعمتوں پر شکر گزار بندہ بننے کے بجائے ابلیس مغرور ہو گیا اور اُس نے حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور وہ کافر ہو گیا۔

(مُلَخَّصٌ اِزْ اَلْاَنسِ الْجَلِیْلِ بِتَارِیْخِ الْقُدُسِ وَالْخَلِیْلِ)



**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہنا چاہئے۔ ابلیس جس نے اتنی عبادت کی کہ فرشتوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ مگر آہ! تکبر نے اس کو برباد کر دیا۔ تو ماؤں! (ہم اور تم) کس گنتی میں ہیں؟ بس بات اللہ عزوجل کے کرم سے ہی بنتی ہے۔ ابلیس کی بربادی اللہ عزوجل کو پہلے ہی سے علم تھا۔ آہ! نہ جانے علم الہی عزوجل میں ہمارا کیا انجام ہے! ہم اللہ عزوجل سے اُس کی رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز عزوجل کا کچھ دُخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

## پُر اسرار بوڑھا

بَیْهَقی شریف میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دین ہم شہنشاہ اُمم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ تہامہ پر بیٹھے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ظاہر ہوا اور اُس نے رسول اُنکَلین، رَحْمَتِ گوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مَرَحْمَت فرمایا، اور ارشاد فرمایا، اِس کی آواز جَنّات جیسی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسْتِقْصار پر اُس نے بتایا کہ میرا نام ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو گویا تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو پشتیں ہیں، سرکار نے صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی عمر پوچھی تو عرض کیا، جتنی دُنیا کی عمر ہے اُتنی یا اُس سے تھوڑی کم ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جن دِنوں قاضیل نے حضرت ہانبل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اُس وقت میں کئی برس کا بچہ ہی تھا۔ مگر بات سمجھتا تھا۔ پہاڑوں میں دوڑتا تھا اور لوگوں کا کھانا اور غلّہ چوری کر لیا کرتا تھا اور لوگوں کے دِلوں میں وَسوسے بھی ڈال لیتا تھا تا کہ وہ اَقارب کے ساتھ بدسلوکی کریں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں توبہ کر لی ہے اور ان کے ساتھ ان کی مسجد میں ایک سال تک رہا ہوں۔ میں حضرت سیدنا ہود، حضرت سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسف علیہم السلام کی مقدس صُحبتوں سے مُسْتَفِیض ہو چکا ہوں اور ان سے تورات سیکھی ہے اور ان کا سلام حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اور یا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اگر تجھے نَحی آخِر الزّماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو تو میرا سلام اُس سے عرض کرنا۔ سو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اب اس امانت سے سُبکدوش ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر توبہ بھی کرنا چاہتا ہوں اور یہ بھی آرزو ہے کہ مجھے آپ اپنی زَبانِ حقِ ترجمان سے کچھ کلام اللہ عزوجل تعلیم فرمائیے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مُرْسَلات، عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ، اِخْلَاص، مَعَوَذَتین (یعنی فلق و ناس) اور اِذَا الشَّمْسُ یہ سورتیں تعلیم فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے ہامہ! جب تمہیں کوئی حاجت ہو میرے پاس آ جانا اور میری ملاقات نہ چھوڑنا۔ (خُلَاصَةُ الثَّغَابِیْن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رسول الثقلین یعنی جٹوں اور انسانوں کے رسول ہیں اور آپ کی بارگاہ میں جٹات بھی ادب سے حاضری دیتے ہیں اور مُحَمَّدٌ دِجَاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر مسلمان بھی ہوئے ہیں۔ بلکہ مسلمان ہونے کے بعد ان سے اپنی اپنی قوم میں جا کر نیکی کی دعوت دینا بھی ثابت ہے چنانچہ،

## بھیانک وادی

حضرت سیدنا سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قَبْلِيَّةُ بَنُو تَمِيم کے ایک صاحب نے مجھ سے اپنی اسلام آوری کا یہ عجیب و غریب واقعہ سُنایا، ایک بار میں سفر پر تھارات ایک ویران ریگستان میں گزاری میں نے اپنی اونٹنی کو باندھا اور جہالت کی عادی کے مطابق سونے سے پہلے سے پڑھا، ”**اعوذ بعظیمِ هذا الوادی**“ یعنی اِس وادی کے بڑے جن کی پناہ مانگتا ہوں۔ جوں ہی آنکھ لگی تو خواب میں دیکھا کہ ایک قوی ہیکل جوان ہاتھ میں خنجر لئے آیا اور اُس نے خنجر میری اونٹنی کی گردن پر رکھ دیا۔ میں گھبرا کر جاگ اٹھا اور ادھر ادھر دیکھا تو کچھ نہیں تھا میں سمجھا میرا وہم ہے۔ پھر سو گیا، آنکھ لگتے ہی پھر وہی بھیانک منظر دیکھا، اب کی بار دیکھا تو اونٹنی بھی کانپ رہی تھی میں پھر سو گیا تیسری بار بھی یہی منظر دیکھا اب میں سچ مچ خوفزدہ ہو چکا تھا میری اونٹنی بھی بُری طرح تھرتھرا رہی تھی۔ میں نے جوں ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی جوان ہاتھ میں خنجر لئے کھڑا تھا اور ساتھ ہی ایک بوڑھا شخص اس کا بازو پکڑ کر اُس کو اونٹنی کے پاس آنے سے روک رہا تھا اور وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے اتنے میں تین بڑے بڑے بیل وہاں آگئے۔ اُس بوڑھے شخص نے کہا، ”میرے پاس اِس پڑوسی کی اونٹنی کے بدلے میں ان تینوں میں سے کوئی سائیل لے لو۔ مگر میرے اس پڑوسی کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔“ چنانچہ وہ نو جوان آگے بڑھا اور اُس نے ایک بیل کو پکڑ لیا اور اسے لیکر وہاں سے چلا گیا۔ اب اُس بوڑھے نے مجھ سے کہا، دیکھئے بھائی! اب آپ حضرات اس طرح کی بھیانک وادی میں کسی جن کے ساتھ پناہ مت مانگا کریں، اب ان کا زور اور ظلم ٹوٹ چکا ہے اب آپ اس طرح کی بھیانک وادی میں یوں کہا کریں، ”**اعوذ باللہ رب محمد من هول هذا الوادی**“ یعنی میں اللہ عز وجل جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے اُس کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اِس وادی کے ہول سے۔ میں نے پوچھا، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اُس نے بتایا کہ یہ اللہ عز وجل کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے پوچھا کہاں رہتے ہیں؟ کہا، مدینہ منورہ میں۔ یہ سن کر میں وہاں سے سیدھا مدینہ منورہ پہنچ کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گیا۔ مجھے دیکھتے ہی اللہ عز وجل کے محبوب دانائے غیب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سارا واقعہ خود ہی لفظ بہ لفظ سُنا دیا اور مجھے دعوتِ اسلام پیش کی۔ میں نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

(حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ)



**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مسلمان جن کی ہمدردی اور نیکی کی دعوت نے اُس تمہکی صاحب کی قسمت میں مدنی انقلاب برپا کر دیا اور وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ گیا اور اللہ عز وجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کی عطا سے اُسے اُس پر گزرا ہوا سارا واقعہ خود ہی ارشاد فرما دیا، جسے سن کر وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گیا۔ کاش! ہم بھی دکھیاروں کی ہمدردی کر کے ان ہیں نیکی کی دعوت دیکر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کر دیں اور اللہ عز وجل اپنے فضل و کرم سے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت سے ان کا اور ہمارا بھی سینہ مدینہ بنادے۔

میں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپتا رہوں ہر دم سینے کو مدینہ میرے اللہ عز وجل بنادے

## جَنّات کی قسمیں

سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ دلہنہا رہے، جَنّات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ایک قسم جو ہوا میں اُڑتی ہے (۲) ایک وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے (۳) جو سفر اور قیام کرتی ہے۔  
(طبرانی، حاکم وغیرہ)

ابوبکر ابن ابی الدّینار رحمۃ اللہ علیہ نے ”مَکَایِدُ الشَّیْطَانِ“ میں ابوالدّ رداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، اللہ عز وجل نے تین قسم کے جَنّات پیدا فرمائے، (۱) ایک قسم سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑوں کی ہے (۲) ہوا کی مانند (یا ہوا میں اُڑنے والی) (۳) تیسری وہ جو حساب کتاب کی مُکَلَّف ہے۔

حضرتِ علّامہ عینی رحمۃ اللہ عنہ قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ اور آثار میں غور و فکر کر کے جَنّات کی مزید اقسام بیان فرمائی ہیں:

۱ ﴿غُولِ یَا عَفْرِتِ﴾ یہ سب سے خطرناک اور خبیث جن ہے کسی سے مانوس نہیں ہوتا، جنگلات میں رہتا ہے عموماً مسافروں کو دکھائی دیتا ہے اور انہیں راستے سے بھٹکاتا ہے۔

۲ ﴿عِذَارِ﴾ یہ مصر اور یمن میں پایا جاتا ہے اسے دیکھے ہی انسان بیہوش ہو جاتا ہے۔

۳ ﴿وَلْهَانَ﴾ سمندر کے اوپر جزیروں میں رہتا ہے اس کی شکل ایسی ہے جیسے انسان شتر مرغ پر سوار ہو۔ جو انسان جزیروں میں جا پڑتے ہیں انہیں کھالیتا ہے۔

۴ ﴿شَقِ﴾ یہ انسان کے آدھے قد کے برابر ہوتا ہے سفر میں ظاہر ہوتا ہے۔

۵ ﴿بَعْضُ جَنّاتِ انْسانوں سے مانوس ہوتے ہیں اور انہیں ایذا نہیں پہنچاتے۔

۶ ﴿بَعْضُ گنوا ری لڑکیوں کو اٹھا جاتے ہیں۔

۷ ﴿بَعْضُ جَنّاتِ کتے اور چھپکلی کی شکل میں ہوتے ہیں۔

تبلیغ اسلام کے ابتدائی ایام تھے اور تھوڑے سے افراد مسلمان ہوئے تھے جب حکم خداوندی عزوجل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان دعوتِ اسلام پیش کی تو کفار پھر گئے اور سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ ولید نامی کافر نے کہا، میں ابھی فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا مجھے تیس دن کی مہلت چاہئے یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ ولید کے گھر پر سونے اور چاندی کے دو بت تھے ان بتوں کو اُس نے قیمتی لباس پہنا کر گریسیوں پر بٹھار کھا تھا۔ اُس نے تین دن متواتر بتوں کی عبادت کی اس دوران نہ اُس نے کچھ کھایا نہ پیا نہ ہی گھر سے باہر نکلا۔ تیسرے دن ولید نے نہایت ہی رگڑ رگڑا کر اپنے بت سے کہا، میرے معبود! میرے بے لوث عبادت کا واسطہ! مجھے بتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا نہیں؟ بت میں حرکت پیدا ہوئی اور بت بول پڑا، ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں ہیں، خبردار ان کی تصدیق نہ کرنا“ ولید خوش ہو گیا اور اُس نے دوسرے کافروں کو لا کر بک کی بکواس سنائی۔ ولید نے ایک بہت بڑی مجلس کا اہتمام کیا، سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دی اپنے بت کو مختلف رنگوں کا لباس پہنایا۔ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے ہمراہ حضرت عبداللہ بن سعود رضی اللہ عنہ کو لے کر تشریف لے آئے۔ کفار نے بت کو سجدہ کیا۔ ولید نے بت سے کہا، میرے معبود! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اظہارِ خیال کر! بت نے رَحْمَتِ عالیمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان میں بہت گستاخیاں کیں۔ سرورِ معصوم صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس سے اُٹھے۔ راستے میں سبز لباس میں ملبوس ایک سوار ملا اُس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا۔ سوار گھوڑے سے نیچے اُترا اور سلطانِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصد ادب سلام عرض کیا، سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا، آپ کون ہیں؟ آپ کے سلام نے مجھے تعجب میں ڈالا ہے، عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جن ہوں اور میرا نام ہمین بن العہر ہے، کوہ طور پر میرا گھر ہے میں نے سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اسلام قبول کیا ہے۔ سفر پر گیا تھا، واپس جب گھر آیا تو میری زوجہ نے رو رو کر بتایا کہ مسفر نامی جن نے ولید کی بت میں داخل ہو کر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ شرافت نشان میں بکواس کی ہے، میں اُسی وقت تلوار سونت کر دوڑا اور اُس منحوس جن مسفر کو میں نے صفا و مروہ کے درمیان قتل کر دیا ہے اور میری تلوار سے یہ اُسی کا خون ٹپک رہا ہے۔ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔ اُس سعادت مند جن نے رَحْمَتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ولید کے بت میں داخل ہو کر سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور کفار کی مذمت کی اجازت لے لی۔ دوسرے دن پھر ولید کے یہاں کفار جمع ہوئے۔ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُنہوں نے مدعو کیا۔ کفار نے اپنے بت پر زیورات نثار کئے پھر سجدہ کر کے بڑی عاجزی سے کہا، معبود! آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر۔ ”بت حرکت میں آیا اور اُس سے آواز آئی، اے اہل مکہ! جان لو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں ان کا دین اور کلام سچا ہے تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں اگر تم محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو قیامت کے روز تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا، اُٹھو! اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو، محمد عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔“ بُت سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک سُن کر غصہ سے پیچ تاب کھاتا ہوا ابو جہل اُٹھا اور بُت کو اُٹھا کر زمین پر دے مارا، بُت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں سے شاد و خرم واپس تشریف لے آئے۔ (جامع المعجزات)

## جَنّاتِ نعتیں بھی پڑھتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے کئی باتیں معلوم ہوئیں، یعنی جن مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، خاص کر یہ بات ذہن نشین فرمائیں کہ حق حق ہے اور باطل باطل۔ کسی بُت کا باطل کی تائید کرنا یا کسی دیوار سے آواز آنا یہ اکثر جَنّات ہی کے کارنامے ہوتے ہیں۔ اگر اس طرح کی غیبی آوازیں شریعت کے مطابق ہیں تو ٹھیک ورنہ انہیں ہرگز نہ مانا جائے۔ جَنّات کی ایک قسم ایسی ہے جو دوسری چیزوں میں خلل کر جاتی ہے جیسا کہ ابھی آپ نے جُوں کا واقعہ پڑھا۔ مجھے (سبِ مدینہ، راقم الحروف کو) کسی نے خریدی تھی کہ کراچی میں فلاں مقام پر ہم گئے تھے تو ایک دیوار سے آپ (سبِ مدینہ) کی لکھی ہوئی نعتیں رورور کر پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ ظاہر ہے وہ کوئی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نعت خوان مسلمان جن ہوگا۔ جَنّات نعتیں بھی پڑھتے ہیں اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں۔ بزرگوں سے اِکتسابِ فیض بھی کرتے ہیں، مُرید بھی بنتے ہیں۔

## حاضرات

ہمارے معاشرے میں آج کل جگہ بہ جگہ ”حاضرات“ کا سلسلہ چلا ہے۔ بعض مقامات پر مرد یا عورت کو ”حاضری“ اور پھر کسی بزرگ کی ”سواری“ آتی ہے حتیٰ کہ معاذ اللہ عزوجل ”غوثِ پاک رضی اللہ عنہ“ کی سواری آنے کا بھی دعویٰ کیا جاتا ہے مثلاً ”حاضری“ میں مُبتلا عورت اب اس طرح ہم کلام ہوتی ہے کہ ”ہم غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ہیں ہم سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو“ پھر مجمع میں سے لوگ سوالات کرتے ہیں اور جوابات دیئے جاتے ہیں علاج تجویز ہوتے ہیں وغیرہ۔

میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ”انسان“ کسی دوسرے ”انسان“ کے جسم میں خلل نہیں کرتا۔ ذرا سوچئے تو سہی! وہ بزرگانِ دین جنہوں نے عمر بھر ”پردہ“ کی تعلیم دی اور اب بعدِ وفات کیسے ممکن ہے کہ وہی بزرگ بے پردہ عورتوں کے جسم میں داخل ہو کر تماشہ دکھانے لگیں۔



ایک بار سگِ مدینہ کو کسی نے بتایا کہ فلاں صاحب پر ”ایک بابا“ کی ”سواری“ آتی ہے اور وہ ”بابا“ آپ کے بارے میں بہت حسنِ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں آپ بھی کبھی چلیں۔ مگر علمائے اہل سنت کی نعلین کے صدقے مجھے ان ”حاضر یوں“ کا راز اچھی طرح معلوم تھا، خیر میں وہاں گیا، ”بابا“ نے وہاں بڑی رونق جمارکھی تھی۔ خوب درود خوانی اور محفلِ میلاد کے سلسلے تھے جس کی وجہ سے ضعیف الاعتقاد لوگوں کی ”سمجھ“ میں آ جاتا ہے کہ واقعی یہ کوئی بزرگ ہی ہیں جیسی تو نیکیاں کروارہے ہیں۔ وہ ”بابا“ کی حاضری کا وقت نہیں تھا مگر مجھ پر پونہ نکلہ خصوصی ”نظرِ کرم“ تھی اس لئے جن صاحب پر سواری آتی تھی وہ مجھ ایک الگ کمرے میں لے گئے۔ ”بابا“ کی تشریف آوری کا انداز بھی خوب تھا یعنی جن صاحب پر ”سواری“ آتی تھی انہوں نے ایک دم اپنا بدن تھرکانا اور پھڑکانا شروع کر دیا۔ چہرہ عجیب ڈراؤنا سا ہو گیا، عجیب عجیب آوازیں نکلتی شروع ہوئیں کہ اگر کوئی کمزور دل کا آدمی ہو تو بابا کی آمد کی تنہائی میں ”تجلیات“ دیکھ کر شاید چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے یا سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ خیر میں ہمت کر کے بیٹھا رہا جب ”بابا“ کی سواری ”مسلط“ ہو چکی تو ”بابا“ نے اپنا تعارف کچھ اس طرح کروایا کہ ”ہم بغداد شریف سے آتے ہیں اور جناب غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے قدموں میں ہمارا مزار ہے۔“ میں نے پوچھا، آپ انسان ہیں یا جن؟ تو کہا ”بشر“ (یعنی انسان) انہوں نے اپنے آپ کو عربی اللسا بزرگ ظاہر کیا لیکن حالت یہ تھی دو تین بار ایک ”عربی دُعا“ پڑھی اور مجھے بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی دعا تو میں بھول گیا ہوں مگر اچھی طرح یاد رہ گیا کہ وہ ”اَعِثْنِی“ کو بار بار ”اَعِثْنِی“ کہتے تھے۔ بہر حال احتتام پر میں نے اُن کو دعوت دی کہ آپ ان صاحب کی وساطت سے نہیں تنہا کبھی تشریف لائیں پھر بات ہوگی۔ تو انہوں نے مجھ سے وعدہ فرمالیا، ہم آئیں گے..... ہم آئیں گے..... میں نے کہا، کب تک تشریف لائیں گے؟ تو پھر وہ، ہم آئیں گے..... ہم آئیں گے..... کہتے ہوئے تشریف لئے گئے۔ (اس واقعہ کو کم و بیش بیس سال ہو گئے ہوں گے وہ تادم تحریر تشریف نہیں لائے) رخصت کا انداز بھی نرالا تھا یعنی ان صاحب نے کچھ جھکے کھائے اور پھر ”نارٹل“ ہو گئے۔ جب میں کمرے سے باہر آیا تو مجھ سے لوگوں نے رائے دریافت کی تو میں نے عرض کر دیا ”یہ جن تھا، جو جاہل اور جھوٹا تھا۔“ بہر حال جو مسلمان بزرگوں کی ”سواری“ کے دعوے کرتے ہیں بعض اوقات بے قصور بھی ہوتے ہیں کہ ان پر جن مسلط ہو جاتے ہیں اور وہ جن ”بزرگ“ اور ”بابا“ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

**وَسَوْسَه** وہ ”بابا“ تو نماز و روزہ اور وَدَّوْ ظائف کے مشورے دیتے ہیں پھر غلط کیسے ہو سکتے ہیں؟

**جواب وَسَوْسَه** جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ کرنے میں لطف آتا ہے اسی طرح بعض جنات کو بھی مجمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں۔ تفسیر ”فَتْحُ الْعَزِيزِ“ میں ہے، ”مَنَافِقُ جَنَاتِ اِپْنِے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے اپنی تعظیم و تکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر و فریب سے لوگوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔“ بعض مقامات پر ”بزرگ“ کی حاضری کا دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ ”حاضرات“ میں براہِ راست جن ہی کلام کرتا ہے اور لوگ ان سے سوالات پوچھتے ہیں اور جنات جوابات دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کو ذیل کے مضمون اور آیاتِ قرآنی کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک بار نصیبین کے جنات کا ایک قافلہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور نمازِ باجماعت کا رُوحِ پرور منظر دیکھ کر اور قرآنِ پاک کی تلاوت سُن کر متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا ان کی تعداد (باختلافِ روایات سات یا نو تھی) آج بھی مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان ”جَنَّتِ الْمَعْلٰی“ کے قریب اس واقعہ کی یادگار میں اُسی مقام پر مسجدِ جن موجود ہے۔ ان جنات نے اسلام قبول کرنے کے بعد جو گفتگو کی اُس کا کچھ حصہ یہ ہے:-

**و انا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا مُلْأً مِنْ حَرِّ سَاطِئِهَا شَدِيدًا وَ شَهَبًا لَا وَاَنَا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا**

**مَقَاعِدَ لِلْسَّمَاءِ ۚ فَمِنْ يَسْتَمِعُ الْاِنْ يَجِدْ لَهُ شَهَابًا صَدًا ۚ وَاِنَّا لَنَدْرِي اَشْرَ**

**اَرِيدُ بَمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۚ (پ ۲۹ الْجَنّ ۱۷)**

**ترجمہ کنزالایمان :** اور یہ کہ ہم نے آسمان کو مچھو (یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کیلئے آسمانِ دُنیا پر جانا چاہا) تو اُسے پایا کہ (فرشتوں کے) سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے (تاکہ جنات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کیلئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے) اور یہ کہ ہم (سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت سے) پہلے آسمان میں سننے کیلئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب (سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے بعد) جو کوئی سُنے وہ اپنی تاک میں آگ کو لوکا (شعلہ) پائے اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والوں سے کوئی بُرائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب عزوجل نے کوئی بھلائی چاہی ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلام بھائیو !** اب ”حاضرات“ کے بارے میں اعلیٰ حضرت امامِ اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا مَبارک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں، ”حاضرات کر کے مَوَکَّلانِ جن سے پوچھتے ہیں، فُلاں مقدّمہ میں کیا ہوگا؟ فُلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے (مزید آگے چل کر فرماتے ہیں) تو اب جن غیب سے زُریے جاہل میں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور اُن کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کُفر ہے۔

(فتاویٰ الفرقہ سوال نمبر ۱۰۲ کے جواب سے ماخوذ)



امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمن کا اُسی ”فتاویٰ افریقہ“ کے سوال نمبر ۱۰۲ کے جواب کے ذوارن فرماتے ہیں،  
 ”غیب کا علم یقینی ہے وساطت رسول علیہ السلام کسی کو ملنے کا اعتقاد (یعنی عقیدہ رکھنا) کفر ہے۔“  
 اللہ عز وجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

**عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا لَا إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (پ ۲۹ الْجِنّ ۲۷)**

**ترجمہ کنزالایمان:** غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں علیہ السلام کو۔  
 مفسرین فرماتے ہیں، اللہ عز وجل اپنے مخصوص رسولوں علیہ السلام کو علم غیب خاص سے نوازتا ہے۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ کو جو علم غیب ہوتا ہے وہ انبیاء علیہم السلام ہی کی وساطت (یعنی وسیلہ) اور فیض سے ہوتا ہے۔ اُنحاصل کسی غیب کے معاملے میں علم یقینی اللہ عز وجل کے بتانے سے نبی کو ہوتا ہے اور نبی کے فیض سے ولی کو۔ رہے عامل صاحبان، تو ان کا یہ کہنا کہ ”جادو“ ہے یا فلاں نے کروایا ہے یا ”آسیب“ ہے یا اسی طرح کے دیگر معاملات کی معلومات کے ذرائع ان کے پاس عملیات ہیں یا جہات اور قرآن وحدیث کی رو سے اس طرح کے ذرائع سے غیب کی یقینی خبر مل ہی نہیں سکتی۔ لہذا عامل صاحبان کو چاہئے کہ وہ جواب دینے میں محتاط مجملے استعمال کریں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔ سائل صاحبان بھی عامل صاحبان کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے یقین نہ فرمالیا کریں۔ آج کل اگر ”مریض“ کسی عامل سے رُجوع کرتا ہے تو عموماً عامل صاحب یہی جواب دیتے ہیں کہ آپ کو کسی نے ”جادو“ کروادیا ہے۔ یہ سن کر بے چارہ مریض پریشان ہو کر سوال کرتا ہے کس نے جادو کروایا ہے؟ تو جواب ملتا ہے ”قربیی رشتہ دار نے“ مریض یہ سن کر عام طور پر ”بدگمانی“ کے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنے کئی رشتے داروں پر شک کرنے لگتا ہے اور اس طرح خاندانی ”مسائل“ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض عامل رشتے دار کے نام کا صرف پہلا حرف بتا دیتے ہیں۔ مثلاً ”ق“ بتا دیا۔ اب لیجئے جناب اتفاق سے ”مریض“ کے چچا جان کا نام قاسم ہو اور اُس غریب نے اُس پر لاکھ احسان کئے ہوں گے مگر وہ اُس ”مریض“ کو ”خونفاک جادوگر“ ہی نظر آئیں گے۔ چچا جان اگرچہ بڑی محبت سے ”مریض“ کے گھر پر کھانا بھیجیں گے مگر وہ اُس حلال اور سُتھرے کھانے کو نہ خود کھائیں گے نہ کسی کو گھر میں کھانے دیں گے بلکہ بے دُر دی سے اسے پھینک دیا جائے گا کیونکہ انہیں یہی وہم ہوگا کہ اس کھانے میں ”جادو“ ہے۔ بعض عامل اس سے بھی دو قدم آگے ہوتے ہیں اور وہ صاف صاف نام ہی بتا دیتے ہیں اب اتفاق سے وہ نام آپ کی سگی خالہ کا ہو اور وہ بے چاری آپ کو اپنی اولاد کی طرح چاہتی ہو لیکن کھیل ختم! اب وہ خالہ آپ کو ”خونخوار چُوئل“ نظر آئے گی اور اس بے چاری کی جان کے آپ دشمن بن جائیں گے اور خالہ جان کو اپنا جُرم تک معلوم نہیں ہوگا۔



بہر حال **العاقل تکفیه الاشارة** یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔ اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے۔ عامل صاحبان کو چاہئے کہ وہ کسی کا نام یا اشارہ ظاہر نہ فرمائیں اور سائل کو بھی چاہئے کہ وہ بھی عاملوں کی باتوں میں آکر ہرگز یہ نہ کہہ دیا کریں کہ میرے تایا نے جادو کروایا ہے اور ہمارے بھابھی نے جادو کر دیا ہے اور ہمارے بھائی پر قبضہ جمالیا ہے وغیرہ۔ چونکہ مجھے (راقم الحروف) کو دنیا بھر سے خطوط آتے ہیں اور بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے تو اکثر یہی فریاد ہوتی ہے کہ ”قُلاں نے جادو کر دیا ہے“ اس طرح ایسا تاثر قائم ہوتا ہے کہ آج کے معاشرے میں ہر فرد گویا ”جادوگر“ بن گیا ہے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله میری بات کا کوئی یہ مطلب نہ لے کہ میں ”جادو“ کے وجود کا انکار کر رہا ہوں، ایسا نہیں ہے، ”جادو“ کا وجود قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری عزوجل ہے۔

**ولكن الشيطان كفروا يعلمون الناس السحر** (البقرة آیت ۱۰۲)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں شیطن کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں صرف اس بات کی تفہیم کر رہا ہوں کہ عملیات کے ذریعہ چونکہ علم غیب قطعی حاصل نہیں ہوتا لہذا خدا ترس عامل اپنی روش تبدیل فرمائیں اور عام عاملوں کی باتوں پر بھروسہ کر کے مسلمان بدگمانی کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:-

**ياايهاالذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم** (الحجرات آیت ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

”بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔“ (بخاری)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سے اس طرح کی خطائیں سرزد ہو گئیں ہیں تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کر لیجئے اور جن جن عزیزوں کے بارے میں بدگمانی ہے اُس بدگمانی کو دل سے جھٹک دیجئے اور ہر مسلمان کو اپنے سے اچھا تھوڑے کیجئے۔

**جنّات سے دوستی کرنا کیسا؟**

بعض لوگوں کو جنّات سے دوستی کا بہت شوق ہوتا ہے اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ”فتاویٰ افریقہ“ میں نقل کرتے ہیں، حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ”فُتُوْحَات“ میں فرماتے ہیں، ”جن کی صحبت سے آدمی مغرور ہو جاتا ہے اور مغرور کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنات قابو کرنے کے شوق میں جہالت کے سبب بعض اوقات کلماتِ کفر بھی بولنے پڑ جاتے ہیں، مجھے (راقم الحروف) کو ایک عامل نے بتایا کہ میرے دادا عامل ہیں انہوں نے مجھے بھی عملیات کی تعلیم دی اور اس کام کیلئے ایک ”ہندو جن“ میرے تابع کر دیا۔ وہ کام بہت کر دیتا ہے، میں اس کو جب بھی بلاتا ہوں تو دھوتی کس کر جُنْیو باندھ کر حاضر ہو جاتا ہے اور آتے ہی کہتا ہے ”رام جی کی ہے“ جواباً مجھے بھی ”رام جی کی ہے“ کہنا پڑتا ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو پھر کام نہیں چل سکتا۔ میری (سب مدینہ) کی ناقص معلومات کے مطابق کسی ہندو کی تعظیم کی خاطر ”رام جی کی ہے“ پکارنا کلمہ کفر ہے۔ الحمد للہ عز وجل اُس عامل نے اس کلمہ کفر سے توبہ کر لی اور میں نے اس کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اب اُس کو نہ بلایا کریں۔ وہ مان گئے۔ اللہ عز وجل اُن کو استقامت بخشے۔ بہر حال ”جنات“ تابع کرنے میں بہت خطرات ہیں۔ ایک روگٹے کھڑے کر دینے والی مسموع حکایت پیش کرتا ہوں۔

### جنات کا انتقام

کہتے ہیں حیدر آباد دکن کے قاضی صاحب جنات قابو کرنے کے ماہر عامل تھے۔ انہوں نے ایک جن کو قابو کر کے اُس کے سر میں کیل گاڑ دی اور اپنے گھر کے کام کاج پر اُس کی ڈیوٹی لگا دی۔ گھر والوں سے کہہ دیا کہ گھر کا کام کاج کیلئے نوکر رکھا ہوا ہے کیوں کہ اگر اس کا جن ہونا ظاہر کرتے تو گھر کے افراد اُس سے خوف کھاتے۔ بہر حال وہ ”نوکر“ مریل سے نوجوان کے روپ میں قاضی صاحب کے گھر میں رہنے لگا۔ بظاہر اتنا کمزور ہونے کے باوجود بہت زیادہ محنتی تھا۔ کئی آدمیوں کے برابر کام کرتا۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بہت بڑا گھٹا سر پر اٹھا کر لے آتا۔ گھر کے سب لوگ اپس کی محنت اور سنجیدگی سے بہت متاثر تھے۔ ایک بار حسب معمول لکڑیوں کا بہت بڑا گھٹا سر پہ لا کر لایا۔ اور اُتار کر رکھا۔ قاضی صاحب کی زوجہ نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا تو اُسے محسوس ہوا کہ ”نوکر“ کے سر میں کاٹنا پُوست ہو گیا ہے۔ کھینچنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا، زَنُور (پلاس) منگوار کر اُس سے کاٹنا کھینچ لیا ہوں ہی وہ کاٹنا نکلا اُس ”نوکر“ نے چھلانگ لگائی اور بھاگ کھڑا ہوا۔ بڑھیا حیرت سے چلاتی رہ گئی۔ زَنُور کو دیکھا تو کانٹے کے بجائے اُس میں کیل نظر آئی۔ مُتَمَہ سمجھ نہ سکی، اتنے میں قاضی صاحب گھر میں داخل ہوئے۔ محترمہ نے سارا ماجرا کہہ سنایا، سُن کر قاضی صاحب سٹپٹا گئے اور گھبرا کر کہا کہ وہ ”جن“ تھا، تم نے کیل نکال کر اُس کو آزاد کر دیا ہے فی الحال تو بھاگ گیا ہے لیکن پُونکہ ہم نے اُس کو قید کر کے اُس سے بہت کام لیا ہے اِس لئے قوی امکان ہے کہ وہ انتقام لینے کے لئے آئے۔ خیر قاضی صاحب نے فوراً عملیات کا وِرد شروع کیا اور سارے گھر کو ”حصار“ میں لے لیا۔ اتفاق سے آج قاضی صاحب کی لڑکی کی شادی کے سلسلے میں کوئی رسم ادا کرنے کیلئے دُولہا والوں کے یہاں سے شام کو مہمان آنے والے تھے۔ جب ان کے آنے کا وقت ہوا تو ڈھول بجنے کی آواز شروع ہوئی۔ قاضی صاحب نے کھڑکی میں سے دیکھا تو عورتوں اور مردوں کا غول رواج



کے مطابق سر پر ناریل اور کپڑوں کے تھال وغیرہ اٹھائے گا نا بجاتا، ڈھول پیٹتا ہوا سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ قاضی صاحب جوش میں آکر اُن کا استقبال کرنے کیلئے دروازے پر دوڑے، مہمان نزدیک آچکے تھے، قاضی صاحب خوشی کے جذبات میں اپنا ”حصار“ بھول گئے۔۔۔ ”آئیے“ کہہ کر استقبال کیلئے انہوں نے جوں ہی دروازے سے ہاتھ باہر نکالا تو اُسی ”نوکر“ نے قاضی کا ہاتھ پکڑ کر فضا میں اُچھال کر زور سے زمین پر پچھاڑا کہ قاضی صاحب کی ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں اور انہوں نے اُس وقت دم توڑ دیا اور وہ مہمانوں کا سارا ”غول“ آنا فنا غائب ہو گیا۔ دراصل مہمانوں کے آنے کی اُس ”نوکر“ کو معلومات تھی لہذا اُس نے ساتھی جنات کی مدد سے مہمانوں کا سوانگ رچا کر مہمانوں کی آمد سے پہلے ہی آکر اپنا انتقام لے لیا۔ ”جن“ قابو کرنے کے شائقین ذیل کی نصیحت آموز حکایت پڑھیں اور اپنے ارادے سے باز آ کر بھوت پر قابو جانے کے بجائے اپنے ”نفس“ پر قابو پانے کی سعی میں لگ جائیں چنانچہ،

### کُتے کی دم ٹیڑھی کی ٹیڑھی

کہتے ہیں، ایک شخص نے ”جن“ کو قابو کرنے کے شوق میں ایک فقیر سے رابطہ کیا۔ فقیر نے اُس کو بہت سمجھایا کہ تم اس سے کام نہیں لے سکو گے اپنے ارادے سے باز آ جاؤ۔ اسی میں تمہارے لئے عافیت ہے اگر تم اس سے کام نہیں لے سکو گے تو وہ تم کو ہی ہڑپ کر جائے گا مگر دُھن پھر دُھن ہوتی ہے۔ وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔ فقیر نے تنگ آ کر ”عمل“ تجویز کر دیا۔ اس شخص نے گھر جا کر ”عمل کیا“۔ ”جن“ حاضر ہو گیا اور اُس نے ”حکم“ طلب کیا۔ اُس شخص نے خوش ہو کر حکم صادر کر دیا، ”ایک شاندار عمارت تعمیر کر دو، پلک جھپکتے میں عمارت تیار ہو گئی! جن پھر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، جناب اور کوئی حکم! اُس نے کہا، کھیت جوت دو۔ دیکھے ہی دیکھے کھیت بھی بُت گیا۔ اور کوئی حکم! کہا، ”بہت سارا خزانہ لادو“ خزانہ حاضر ہو گیا اور کوئی حکم! اب وہ ضدی شخص واقعی گھبرا گیا تھا کہ یہ تو عجیب معاملہ ہے جو بھی حکم دیتا ہوں جن فوراً بجاتا ہے، اب کیا کروں! اُس نے کہہ دیا کہ فی الحال کوئی کام نہیں ہے جب ہوگا تو بتا دوں گا۔ ”جن“ بگڑ کر بولا، کام تو دینا پڑے گا ورنہ میں تجھے کھا جاؤں گا، یہ سُن کر وہ شخص خوفزدہ ہو کر سر پر پیر رکھ کر بھاگا اور اُس نے فقیر کے پاس پہنچ کر ہی دم لیا۔ وہ ”جن“ بھی ”میں کھاؤں“، ”میں کھاؤں“ کہتا ہوا پیچھے پہنچ گیا، فقیر معاملہ سمجھ گیا، فقیر کے پاس ایک کُتا بیٹھا تھا، اُس آدمی کو خنجر دیکر کہا کہ اس کُتے کی دُم کاٹ کر ”جن“ کو دے دو اور اُس سے کہو کہ اسے سیدھی کر دے! اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔ جن نے دم ہاتھ میں لی اور ایک دفعہ سیدھی کر دی پھر جب چھوڑی تو ٹیڑھی ہو گئی۔ دوبارہ کوشش کی لیکن جب وہ چھوڑتا تو کُتے کی دُم ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ بھوت تنگ آ گیا اور اُس نے آدمی سے کہا کہ بھائی! توجیتا میں ہاں سارا خزانہ جو میں نے دیا ہے تیرا بس تو مجھے آزاد کر دے اُس شخص نے فوراً جن کو آزاد کر دیا۔



**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! ضد کا انجام کتنا خطرناک ہوتا ہے۔ ضد ہی نے ابو جہل اور ابولہب کو اسلام کی دولت سے محروم رکھا۔ ضد ہی نے فرعون اور نمرود کو خدائی کا دعویٰ کرنے پر مجبور کیا۔ اس لئے اپنے بزرگوں کی بات مان کر ضد سے باز آنے ہی میں عاقبت ہوتی ہے۔

### انسانی چہرہ والا چوپایہ

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو مکہ مکرمہ میں ایک نو مسلم نے اپنے اسلام لانے کا حیرت انگیز واقعہ کچھ اس طرح بتایا، ”میں دریائی سفر پر تھا کہ طوفان آگیا اور ہماری کشتی الٹ گئی پانی کی موجوں نے اُچھال کر مجھے ایک جزیرے پر ڈال دیا۔ اُس جزیرے پر پھل اور خُفاف پانی کی نہریں جاری تھیں۔ میں نے اُس جزیرے پر سارا دن گزارا جب رات ہوئی تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک عجیب و غریب چوپایا میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اُس کا سر شتر مرغ کے سر جیسا، چہرہ آدمی کی طرح، اُس کے ہاتھ پاؤں اونٹ کی مثل اور دُم مچھلی کی طرح تھی۔ وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا، ”اللہ عز وجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یارِ غار، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فُتُو حات کے مالک، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا کَرِیْمُ اللہ وَجْہُہُ الْکَرِیْم کُفَّار پر خدا عز وجل کی تلوار ہیں، ان کے دشمنوں پر خدا عز وجل کی مار ہو۔“

میں خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگا کہ اُس نے مجھے روک دیا اور پوچھا، آپ کا مذہب کیا ہے؟ میں نے کہا، عیسائی۔ اُس نے مجھے بڑی نرمی سے نیکی کی دعوت پیش کی اور کہا آپ مسلمان ہو جائیں اِنْ شَاءَ اللہ عز وجل تمام آفتوں سے محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عز وجل میں اُسی وقت مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھ سے کہا، اچھی طرح یاد رکھئے! آپ کا اسلام حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا مولیٰ علی علیہم الرضوان کی محبت سے ہی مکمل ہوگا۔ میں نے ہمت کر کے پوچھا، آپ کو یہ تمام باتیں کس نے سکھائیں اُس نے بتایا کہ ہمارا قافلہ سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ پُر انوار پر مسلمان ہوا تھا اور ہم نے یہ باتیں سلطانِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حقِ ترجمان سے سنی ہیں۔ (نُزْہۃ الْمَجَالِس)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیارے پیارے چار یارِ علیہم الرضوان سے جنّات بھی محبت کرتے ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے ان کی محبت ضروری ہے بلکہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت رکھنی لازمی ہے۔ یقیناً سب کے سب صحابی قطعی جنتی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار مشغول تلاوت قرآن تھے کہ ایک سانپ نظر آیا آپ نے اُسے مار ڈالا۔ دراصل وہ سانپ نہیں بلکہ جن تھا چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد دو جن آئے اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھا کر لے گئے اور ان کے جنّات بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ مدّعی نے بادشاہ کے روبرو فریاد کی کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔ ہم خون کا بدلہ خون چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے جب تصدیق کر لی کہ واقعی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سانپ کی شکل میں گزرنے والے جن کو مار دیا ہے تو وہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا حکم صادر کرنے والا ہی تھا کہ وہاں موجود ایک بوڑھے جن نے کہا، میں نے تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، ”جس کا قتل کرنا جائز نہ ہو مگر وہ ایسی قوم کی وضع میں ہو جس کا قتل کیا جانا جائز ہے تو اُسے اگر کوئی قتل کر دے تو اُس کا خون مُعاف ہے۔“ چونکہ مدّعی جن صاحب کا فرزند سانپ کی شکل میں تھا اور سانپ کو مار دینا جائز ہے اس لئے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو سانپ سمجھ کر مار دیا ہے لہذا بموجب حدیث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر قصاص نہیں۔ یہ حدیث پاک سن کر جنّات کے بادشاہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو باعزت بری کر دیا اور ان دونوں جنّات نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی جگہ پر پہنچا دیا۔ (التحریر الافصح)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جنّات انسان کو اغوا کر کے بھی لے جاتے ہیں، ہاں، ہر جن اغوا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جنّات کی مُعَدَّ د اقسام آگے بیان ہوئیں۔ بیشتر جنّات انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ ایسے بھی جنّات ہوتے ہیں جو لوگوں سے مانو ہوتے ہیں کافی جنّات انسانوں کے گھروں اور ان کی چھتوں پر رہائش پذیر بھی ہوتے ہیں مگر وہ ستاتے ہیں جس طرح انسانوں میں بہادر اور ڈرپوک ہر طرح کے افراد ہوتے ہیں اسی طرح جنّات میں بھی ہوتے ہیں۔ شریر جن کو ”شیطن“ کہتے ہیں۔ جنّات سے ڈرنا نہیں چاہئے، جو ڈرتا ہے اُس کو عام طور پر زیادہ ڈرایا جاتا ہے اور جو ہمت والا ہوتا ہے اُس سے خود جن بھی ڈر جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض جنّات بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ خصوصاً جنّات کی ایک قسم ”عَفْرِیْتُ“ یہ سب سے خطرناک مانی جاتی ہے مگر اللہ عزوجل چاہے تو یہ بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر انسان پر مُحَافِظِ فرشتے مَوَکَّل ہیں جو سونے، جاگنے کی حالت میں جنّات اور خُشْرَاثُ الارض (یعنی کیڑے مکوڑوں) سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اگر کوئی ستانے والی چیز آتی ہے تو اُس کو ہٹا دیتے ہیں مگر جس کو اللہ عزوجل اجازت دے۔

جنّات میں مختلف مذاہب بھی ہوتے ہیں۔ مسلمان، ہندو، عیسائی، یہودی، رافضی ہر طرح کے ہوتے ہیں۔ پکے سنی جن بھی ہوتے ہیں۔ بزرگوں کی بارگاہوں میں حاضریاں بھی دیتے ہیں۔ مُکَلَّف جنّات کیلئے جو اوسرا بھی ہے۔ کافر جن ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ مسلمان جنّات جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے ”اُغْرَاف“ اُس میں رہیں گے، جنّات کی خوراک ہڈی اور گوبر ہے۔ ان کیلئے ان پر گوشت اور چربی چڑھادی جاتی ہے ہمارے جانوروں کی مینگلیاں ان کے جانوروں کا چارہ ہیں۔ بعض انسانی جسموں کے اندر گھس کر انہیں جیسی آوازیں بھی نکال لیتے ہیں۔ بعض چوریاں بھی کرتے ہیں اور پوری کی رقم اور اشیاء اپنے انسان دوستوں کو بھی دیتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ شکایت عام ہوتی ہے کہ بند الماری سے رقم اور سونا گم ہو گیا۔ جب کہ تالا بھی سلامت ہے۔ گھر میں بھی کوئی ایسا نہیں جو بد دیانت ہو تو پھر کون لے گیا؟ اس مُعَمَّہ کا حل یہی ہے کہ یہ کسی ”چور جن“ کا کارنامہ ہے۔ بعض اوقات جن چوری کر کے گھر والوں کو آپس میں شبہات میں مبتلا کر کے لڑوا بھی دیتے ہیں اللہ عزوجل نیک جنّات پر اپنا کرم فرمائے اور شریر جنّات و شیاطین سے ہمیں محفوظ رکھے۔